جلد ۳۴ | ۳ ماہ شہادت ۱۳۲۵ھش | ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ | ۳ اپریل سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۷۹

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو نہایت اہم تازہ خواب

سندھ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل دو رؤیا اپنے قلم سے رقم فرما کر ارسال فرمائے ہیں:۔

(۱)

لکھنؤ اور امرتسر سے متعلق رؤیا

خواب میں دیکھا کہ لکھنؤ میں ہوں ۔ ایک خاتون ہماری رشتہ دار ملنے آئی ہیں ۔ ہمارے گھر کی مستورات بھی ہمراہ ہیں ۔ میں نے اس خاتون سے جو گویا لکھنؤ میں رہتی ہیں پوچھا کہ یہاں کون کون سے مقامات قابلِ دید ہیں ۔ انہوں نے جواب دیا ۔ کہ برود دیکھنے کی جگہ ہے ۔ میں نے کہا بڑودہ تو ایک اور شہر ہے ۔ انہوں نے کہا کہ بڑودہ نہیں برود ۔ پھر میں وہاں سے چلا ۔ تو اپنے آپ کو امرتسر میں پایا ۔ وہاں ایک غیر احمدی کے گھر میں ہوں ۔ انہوں نے گھر کی اور شائد محلہ کی مستورات کو بلوایا ۔ کہ میں کچھ وعظ انہیں کروں ۔ میں نے ان میں کھڑے ہو کر مسلمانوں کی مستورات کی قربانیوں پر تقریر شروع کی ۔ اور احد کے موقعہ پر جس عورت کے کئی رشتہ دار مارے گئے تھے ۔ پھر بھی اس نے ان کے ذکر کو چھوڑ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خیریت معلوم کرنے پر زور دیا تھا ۔ اس کا ذکر بھی تقریر میں کیا ۔ اس وقت ایک شخص مولوی غیر احمدی اس مکان میں داخل ہوا ۔ اور اس نے محسوس کیا ۔ کہ میری تقریر کا بہت اثر گھر والوں پر ہے ۔ اور اس نے تقریر کو ٹوک کر باتیں شروع کر دیں ۔ جو مجھے یاد نہیں رہیں ۔ گھر کا مالک بُرا

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ شہادت ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو آج درد نقرس میں نسبتاً تخفیف رہی اور بخار بھی نہیں ۔ البتہ کمزوری زیادہ ہے ۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا کریں ۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے ۔ مگر مکمل صحت نہیں ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

مسٹر عبداللہ مصطفےٰ صاحب پسر قاری غلام مجتبیٰ صاحب انگلینڈ سے بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے قادیان پہنچ گئے ہیں ۔ آپ سات سال نیروبی میں رہے تھے ۔ جہاں جماعت کا بہت اچھا کام کرتے رہے ۔ دعا ہے خدا تعالےٰ ان کو مزید خدمات دین سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے ۔

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ چک جھمٹ ضلع لدھیانہ سے واپس آ گئے ۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

مناکرا سے ٹوکتا رہا اس کے بعد ایک شخص داخل ہوا جس نے مجھ سے مصافحہ کر کے کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے۔ بابی عربی کی کتاب کہاں سے مل سکتی ہے۔ میں نے اسے جواب دیا کہ عربی تو زبان ہے نہ وہ بابی ہے نہ مسلمان نہ عیسائی جو اسے سیکھے گا وہ اسی کی ہو جائے گی۔ اس کے بعد کچھ رؤسا شہر مجھے ملنے کے لئے آئے اور ایک ساتھ کے کمرہ میں جس میں قالینوں کا فرش بچھا ہوا ہے۔ بیٹھ گئے ایک صاحب نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ روح کے زندہ رکھنے کی کیا صورت ہے۔ میں نے انہیں جواب میں کہا کہ زندہ رہنے والی دو چیزیں ہوتی ہیں۔ جسم اور روح جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو نہ بول سکتا ہے۔ نہ چل سکتا ہے۔ نہ خود کوئی کام کر سکتا ہے۔ اسے زندہ رکھنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے کیا سامان پیدا کیا ہے؟ یہی کہ اس کے اندر رونے کی طاقت پیدا کر دی ہے۔ اس کی ماں ہر وقت تو اس کے پاس نہیں رہتی۔ کبھی کھانا پکا رہی ہوتی ہے۔ کبھی کپڑے دھو رہی ہوتی ہے۔ کبھی برتن مانجھ رہی ہوتی ہے۔ کبھی اپنی سہیلیوں سے باتوں میں مشغول ہوتی ہے۔ اور کبھی اپنے خاوند سے چونچلے کر رہی ہوتی ہے (یہ فقرہ مجھے خوب یاد ہے یہ چونچلے کا لفظ اور یہ فقرہ اسی طرح خواب میں میں نے استعمال کیا) اس وقت کبھی بچہ کو کوئی مرض ستاتا ہے۔ کبھی بھوک لگتی ہے۔ کبھی کوئی اور خطرہ پیش آتا ہے۔ تو وہ زور سے چلاتا ہے۔ اور روتا ہے تو اس کی ماں دوڑ کر اس کے پاس آجاتی ہے۔ یہ طریقہ خدا تعالےٰ نے جسم کو زندہ رکھنے کے لئے تجویز کیا ہے بعینہ ایسا ہی طریقہ روح کے زندہ رکھنے کے لئے اس نے تجویز کیا ہے۔ جب روح کمزور ہو جب اس پر مردنی طاری ہونے لگے انسان سجدہ میں گر جاتا ہے اور بچہ کی طرح خدا تعالےٰ کو رو رو کر پکارتا ہے تب خدا تعالےٰ بھی اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ اور اسکی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

اس وقت میری تقریر میں جوش پیدا ہو گیا۔ اور آواز بلند ہو گئی۔ اور میں نے انگلی اٹھا کر اور اسے الٹا کر کے قالین پر مارا اور کہا کہ یوں مصلیٰ پر سر رکھ کر جب روح کا بچہ روتا ہے اور یہاں اس کے آنسو گرتے ہیں تو اسی طرح خدا تعالےٰ بھی اس کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے اس کے پاس آجاتا ہے۔ جس طرح ماں بچہ کے پاس آجاتی ہے۔

غرض رونا اور آنسو ہی جسم کو بچاتے ہیں اور رونا اور آنسو ہی روح کو بچاتے ہیں۔

اس وقت میں نے دیکھا کہ سب لوگ میری تقریر سے بہت متاثر تھے اور خود میں بھی ایک وجد کی حالت میں تھا۔ اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی۔

تعبیر

یہ خواب نہایت لطیف ہے۔ گو مضمون تو عام ہے۔ مگر طرز بیان بالکل نیا اور تشبیہ نہایت موزون ہے۔ لکھنؤ میں ہر دو جگہ سے اشارہ اس طرف معلوم ہوتا ہے۔ کہ لکھنؤ میں کوئی دل کی ٹھنڈک کا سامان پیدا ہوگا اور امرتسر میں یہ تقریریں بتاتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ امرتسر میں بھی کوئی سامان ترقی کے پیدا کرے گا۔ یہ رویاء ۲۵ مارچ کی ہے۔

(۲)

کسی آنے والے بڑے انقلاب کے متعلق رویا

۲۶ مارچ کو میں نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ جو کسی آئندہ زمانہ میں آنے والے ایک بڑے انقلاب پر دلالت کرتا ہے۔

میں نے دیکھا کہ میں گھوڑے پر سوار ہوں۔ چھ سات اور آدمی بھی گھوڑوں پر سوار ہیں وہ جرنیل معلوم ہوتے ہیں۔ اور کسی احمدی لشکر کی کمان کرتے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ صداقت کے راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔ اور ان راہوں سے دور جا پڑے ہیں جس پر میں نے جماعت کو پختہ کیا ہے اور جماعت کو غلط راستہ پر چلا رہے ہیں۔ میں نے ان کو نصیحت کی وہ مجھے پہچان گئے ہیں۔ لیکن میری دخل اندازی کو ناپسند کرتے ہیں (یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی آئندہ زمانہ ہے صدیوں بعد کا۔ میں گویا دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں آیا ہوں) اسی بحث مباحثہ میں انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا ہے اور چاہتے ہیں کہ مجھے قتل کر دیں تا لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ میری تعلیم کیا تھی۔ اور وہ لوگوں کو کدھر لے گئے ہیں۔ اس وقت میرے ہاتھ میں ایک تلوار ہے۔ جو بہت لمبی ہے عام تلواروں سے دو تین گنے لمبی۔ مگر میں اسے نہایت آسانی سے چلا رہا ہوں ہم سب ایک خاص جہت کی طرف گھوڑے بھی دوڑائے جاتے ہیں لڑتے بھی جاتے ہیں۔ گو وہ کئی ہیں۔ لیکن میں ان کا مقابلہ خوب کر رہا ہوں اور ان کے کندھوں پر میں نے کئی کاری ضربیں لگائی ہیں بعض چھچھلتی ہوئی ضربیں میرے جسم پر بھی لگی ہیں۔ لیکن مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اسی طرح لڑتے ہوئے ہم ایک مکان کے پاس پہنچے اور گھوڑوں سے اتر کر اس کے اندر داخل ہو گئے اس مکان کے باہر احمدی لشکر کا ایک حصہ کھڑا ہوا معلوم ہوتا ہے

میں نے اس مکان میں پہنچ کر ان لوگوں کو پھر سمجھانا شروع کیا۔ اور بتایا کہ اسلام کی صحیح تعبیر وہ نہیں جو وہ کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ وہ اس راہ سے دور چلے گئے ہیں۔ جس پر میں نے انہیں ڈالا تھا۔ اور چونکہ تشریح کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا تھا۔ ان کا رویہ نادرست ہے۔ اور ان کو توجہ کرنی چاہیئے۔ مگر اس تمام تقریر کا ان پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ اور وہ اپنی ضد پر مصر رہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ میری بات ماننے میں اپنی لیڈری کو خطرہ میں پاتے ہیں۔ اور اس لئے اپنی ضد پر پختہ ہیں۔ بلکہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ اب جبکہ وہ ایک نئے طریق پر جماعت کو ڈال چکے ہیں۔ مجھے بھی ان کی بات مان کر اس کی تصدیق کر دینی چاہیئے۔ جب میں سمجھا کر تھک گیا۔ تو میں نے ایک دروازہ جو صحن کی طرف کھلتا ہے۔ اور اس جہت کے مخالف ہے۔ جس طرف وہ لوگ بیٹھے تھے کھولا۔ اور اس ارادہ سے باہر نکلا۔ کہ میں اب خود جماعت سے خطاب کرونگا۔ جب میں نے وہ دروازہ کھولا۔ تو اپنی طرف کا دروازہ جلدی سے ان لوگوں نے کھول دیا۔ اور باہر کھڑی ہوئی فوج کو حکم دیا۔ کہ مجھے قتل کر دیں۔ جب میں دروازہ کھول کر نکلا۔ تو میں نے دیکھا کہ مکان کی کرسی اونچی ہے۔ اور صحن تک چار پانچ سیڑھیاں اتر کر جانا پڑتا ہے۔ اور سیڑھیوں کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی پڑ کی دیوار ہے۔ جس کے ساتھ فوج قطار در قطار صحن میں کھڑی ہے۔ اور ان کا سینہ تک کا جسم دیوار پر سے نظر آتا ہے۔ اور پوری طرح مسلح ہے۔ جس وقت میں نکلا۔ تو اس وقت یوں معلوم ہوا کہ تین چار آدمی میرے ساتھ بھی ہیں۔ میں نے ایک دو سیڑھی اتر کر فوج کی طرف منہ کیا۔ اسی وقت دیوار کے ساتھ کی قطار نے بھی میری طرف منہ کیا۔ اور ان جرنیلوں کے حکم کے ماتحت مجھ پر حملہ کرنا چاہا۔ اسی وقت میں نے سینہ تان دیا۔ اور ان لوگوں سے کہا سپاہیو تمہارا اصل کمانڈر میں ہوں۔ میں خواب میں سمجھتا ہوں۔ کہ چونکہ میں دوبارہ دنیا میں آیا ہوں۔ یہ لوگ مجھے پہچانتے نہیں۔ اس لئے میں اپنا تعارف ان سے کرا دوں۔ تا وہ سمجھ جائیں۔ کہ میں کون ہوں۔) کیا تم اپنے کمانڈر پر حملہ کرنے کی جرأت کرو گے؟ اس سے سپاہی کچھ گھبرا سے گئے اور حملہ میں متردد ہو گئے۔ مگر دوسری طرف سے ان کے جرنیل ان کو انگیخت کرتے چلے گئے۔ تب میں نے اپنے دو تین ساتھیوں سے کہا۔ کہ وہ نعرۂ تکبیر بلند کریں۔ انہوں نے تکبیر کا نعرہ لگایا۔ لیکن فوج کے ہجوم اور آوازوں کی بھنبھناہٹ کی وجہ سے آواز میں گونج نہیں پیدا ہوئی۔ پھر بھی کچھ لوگ متاثر ہوئے۔ اس پر پھر میں نے کہا کہ سپاہیو میں تمہارا کمانڈر ہوں۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ میری اطاعت کرو۔ اور میرے پیچھے چلو۔ تب میں نے ان میں سے کچھ اور چہروں پر شناخت اور اطاعت کا اثر دیکھا۔ اور ان سے کہا۔ کہ بلند آواز سے نعرۂ تکبیر لگاؤ۔ اور پھر اپنی عادت کے خلاف نہایت بلند آواز سے پکارا "اللہ اکبر" جب میں نے یہ نعرہ لگایا۔ تو گویا ساری فوج کے دل ہل گئے۔ اور سب نے نہایت زور سے گرجتے ہوئے بادلوں کی طرح اللہ اکبر کہا۔ اور ساری فضا ان نعروں سے گونج گئی۔ تب میں نے انہیں کہا میرے پیچھے چلے آؤ۔ اور خود آگے کو چل پڑا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ تمام فوج میرے پیچھے قطاریں باندھ کر چل پڑی۔ اس وقت ان میں جوانی اور رعنائی اپنی پوری طاقت پر معلوم ہوتی ہے۔ ان کے بھاری قدم جو وہ جوش سے زمین پر مارتے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ زمین کو ہلا رہے ہیں۔ اور زمین پر ایک کامل سکوت کے درمیان اس فوج کے قدموں کی آواز جو میرے پیچھے چلی آرہی تھی۔ عجیب موسیقی سی پیدا کر رہی تھی۔ میں سڑک پر ان کو ساتھ لئے ہوئے چلا گیا۔ یہ سڑک ایک ٹیلے کے گرد خم کھا کر گزرتی تھی۔ جب اس ٹیلہ کے پاس سے وہ سڑک مڑی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ کوئی ڈیڑھ منزل کے قریب بلندی پر ایک وسیع کمرہ ہے۔ اور اس کے اندر بہت سے لوگوں کا ہجوم ہے۔ اور وہ بھی احمدی فوج کے آدمی ہیں۔ اور گویا اس جھگڑے کے فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ میرے ہمراہیوں میں سے ایک شخص دوڑ کر اوپر چڑھ گیا۔ اور اوپر جا کر جو ان کا افسر دروازہ پر کھڑا تھا۔ اسے اس نے سمجھانا شروع کر دیا۔ کہ یہ جماعت کے کمانڈر ہیں اور انہوں نے جرنیلوں کی غلطی کی وجہ سے خود کمان سنبھال لی ہے۔ اور گویا دوبارہ دنیا میں آ گئے ہیں۔ وہ شخص جسے میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ کہ چودھری مولا بخش صاحب مرحوم سیالکوٹی ہیں۔ (ڈاکٹر میجر شاہ نواز صاحب کے والد) اس سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر یہ درست ہے۔ تو ہمیں پہلے کیوں اطلاع نہیں دی گئی۔ میں نے اپنے ساتھی کو روکا۔ اور چودھری صاحب سے کہا کہ افسر میں ہوں۔ یہ میرا کام ہے کہ بتاؤں کہ کب اور کس طرح اطلاع دی جائے۔ اس وقت میں نے

جرنیلوں سے جھگڑے کی تفصیل سے بچنے کے لئے مختصر جواب دیا ہے) پھر کہا کہ میں سیالکوٹ جارہا ہوں وہاں ہمارے کچھ دوست ہیں آپ لوگ بھی اس فوج میں آملیں۔ چوہدری صاحب مرحوم نے اس پر فوری رضامندی کا اظہار کیا اور کمرہ میں ٹھہری ہوئی فوج کو چلنے کا حکم دیا تب میں اس فوج کے پیچھے چل پڑا جو میرے ساتھ تھی اور جسے میں نے گفتگو کے وقت آگے چلنے کا حکم دیدیا تھا اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک اور فوج بھی مجھ سے آملی ہے اور پہلی فوج اور اس بعد میں آنے والی فوج کے درمیان میں چلا جارہا ہوں اور سیالکوٹ کی فوج کا انتظار کرتا جاتا ہوں اس وقت میرے دل میں خیال ہے کہ اس فتنہ و فساد سے محفوظ ہونے یا محفوظ ہوجانے کی صلاحیت سیالکوٹ کی اس احمدی فوج میں ہے جو سیالکوٹ میں ہے۔ اور میں جب وہاں پہنچ جاؤنگا تو ان کی مدد سے اس فتنہ کو دور کردوں گا۔

تعبیر

اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کی تعبیر ظاہر ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ آئندہ کسی زمانہ میں ایک فتنہ کے وقت سیالکوٹ کو پھر وقت کے امام کا ساتھ دینے اور اس کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق ملیگی اور کسی ایسے وجود کو جو مجھ سے ہوگا اور مجھ میں ہوکر خدا تعالےٰ کا فضل پائیگا اس فتنہ کے استیصال کی توفیق ملے گی۔

عجیب بات ہے۔ کہ کوئی پندرہ سولہ سال یا زیادہ کا عرصہ گزرا ہے۔ کہ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی دیکھا تھا کہ دنیا میں فتنہ پیدا ہوگیا ہے اور میں اسے دور کرنے کے لئے دوبارہ دنیا میں آیا ہوں۔ اور توحید پر تقریر کررہا ہوں اور لوگ میری بات مان رہے ہیں اس وقت خواب ہی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ ایک سو ستائیس کا ہے۔ اسکی تعبیر اس وقت ظاہر نہیں ممکن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے ایک سو ستائیس سال بعد یا میری پیدائش سے ایک سو ستائیس سال بعد یا میری خلافت کے ایک سو ستائیس سال بعد یا اگلی ہجری یا مسیحی صدی کا ستائیسواں سال اس سے مراد ہو۔ غرض اس کی تشریح معین نہیں اللہ تعالےٰ اسے اپنے وقت پر ظاہر فرمادیگا۔

خاکسار: مرزا محمود احمد

۲۸ ۳/۴۶

موضع دارا پور میں جلسہ

۷ اپریل بروز اتوار موضع دارا پور ملیٹ میں تبلیغی جلسہ قرار پایا ہے۔ جس میں مرکز سے علمار کرام شمولیت کے لئے تشریف لے جائینگے۔ جملہ جماعتوں کے افراد کو چاہیئے کہ خود بھی کثرت سے شامل جلسہ [illegible]۔ اور غیر احمدی رشتہ داروں کو جلسہ میں شمولیت کی تحریک کریں۔ اسدن یوم التبلیغ ہے۔ اس لئے [illegible] اصحاب کو بھی جلسہ میں دعوت [illegible] جلسہ دس بجے سے چار بجے شام ہوگا۔

(انچارج مقامی تبلیغ)

وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا

بیس فروری ۱۸۸۶ء کا دن وہ مبارک دن ہے۔ جب خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تضرعات کو خدا تعالےٰ نے سنا۔ آپ کی دعاؤں کا جواب دیا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایک "حسین غلام" کی خوشخبری سنائی۔ اس کے لئے دنیا کے کناروں تک شہرت پانا مقدر کیا گیا۔ یہ خداوند ذوالعرش کا وعدہ تھا اپنے بندے سے جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔ آخر اپنے وقت پر پورا ہوا۔

اس موعود بیٹے کی ولادت باسعادت ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔ وہ جلد جلد بڑھا خدا تعالےٰ نے ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ سے سریر آرائے خلافت کیا۔ اور مسیح موعودؑ کی جماعت کی قیادت اسے سونپی۔ قدم قدم پر مشکلات کے پہاڑ آپ کے سامنے کھڑے کئے گئے لیکن یہ "اولوالعزم" خدا کے فضل و رحم کے ساتھ "ہر مشکل کو عبور کرتا گیا۔ مسیح پاک علیہ السلام نے اس موعود فرزند کے منجملہ اور اوصاف کے ایک وصف یہ بھی فرمایا تھا کہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" اور اس کی تصدیق آپ کے بتیس سالہ زمانہ خلافت کی ایک ایک گھڑی کر رہی ہے۔ اور شدید مخالفین تک کو اس کا اعتراف ہے۔ مثلاً آپ کے ذہین و فہیم ہونے کی شہادت اس شخص نے بھی جو احمدیت کو کچلنے کے لئے چیلنج دے کر میدان مقابلہ میں آیا تھا۔ یعنی چوہدری افضل حق صاحب جب وہ اپنی پارٹی اور دیگر تمام ذرائع سمیت احمدیت کے خلاف سر سے پاؤں تک سارا زور لگا چکے۔ اور سوائے ناکامی کے کچھ حاصل نہ ہوا۔ تو بول اٹھے۔

"جس قدر روپے احرار کی مخالفت میں آج قادیان خرچ کر رہا ہے۔ اور جو عظیم الشان دماغ اس کی پشت پر ہے۔ وہ بڑی سے بڑی سلطنت کو بھی درہم برہم کرنے کے لئے کافی ہے"۔ (اخبار مجاہد ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء)

اب وہ شہادتیں اور عرض کرتا ہوں جو بالکل تازہ ہیں۔ اخبار الفضل پڑھنے

— تذکرہ صفحہ ۱۴۱

والے اصحاب کو علم ہوگا۔ کہ کسی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں سوال پیش کیا تھا۔ کہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کو خلیل اللہ کہا گیا ہے۔ اور خلیل ایک بڑا لقب ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیا گیا۔ اس کا جواب جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دیا وہ اخبار الفضل میں چھپ گیا۔ یہ سوال کرنے والے ایک غیر احمدی عالم ہیں جو مسلمانوں کی ایک درسگاہ کے مدرس اعلےٰ ہیں۔ جب یہ جواب ان کو گیا۔ تو پڑھ کر فرمانے لگے۔ میں نے یہ سوال ہندوستان کے مختلف عالموں سے پوچھا تھا۔ لیکن میری تسلی نہیں ہوئی تھی۔ یہ جواب جو دیا گیا ہے۔ اس قسم کا جواب فی زمانہ کوئی شخص نہیں دے سکتا۔ جب ان کو حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب "سیرت خاتم النبیین" پڑھنے کے لئے دی گئی تو پڑھ کر فرمایا۔ "یہ سارا خاندان ہی ایسا ہے"۔ اور پھر فرمایا میں نے سیرت نبوی مصنفہ مولانا شبلی بھی دیکھی ہے۔ لیکن بعض مواقع پر مرزا صاحب (حضرت میرزا بشیر احمد صاحب) ان کو بھی مات کر گئے ہیں۔

دوسرا بیان ایک ترکستانی عالم کا ہے۔ یہ بھی ایک غیر احمدی عالم ہیں۔ اور مسلمانوں کے ایک مرکزی مقام کے مدرسہ کے مدرس ہیں۔ ان کو تفسیر کبیر (جو سورہ یونس سے سورہ کہف تک کی ہے) پڑھنے کے لئے دی۔ کچھ دنوں کے بعد ان سے جب تفسیر واپس مانگی۔ تو میں نے عرض کیا کہ مولانا کیسی ہے تفسیر تو فرمایا۔ "بھئی اس کے لکھنے والا شخص بلا کا ذہین ہے"۔

گویا یہ وہی الفاظ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں ہیں۔ کہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا"۔

حضرت المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کا ایک ایک فقرہ۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک کارنامہ آپ کی کتب کی ایک ایک سطر دیکھ کر ہم آئندہ آنے والے منصف مزاج مؤرخ یہ لکھنے پر مجبور ہونگے۔ کہ واقعی یہ شخص سخت ذہین و فہیم ہے۔

دنیا میں مختلف دور آیا کرتے ہیں۔ آج پھر عالم اسلام پر ایک دور آیا ہے۔ آج اسلام کے باغ میں پھر بہار کی آمد ہے۔ اور یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ اس نے ہمیں اس موعود خلیفہ کا زمانہ عطا فرمایا ہے۔ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

خاکسار

غلام باری سیف مولوی فاضل واقف تحریک جدید

ذکرِ حبیبؑ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی اہلی اور مجلسی زندگی

ذیل کی تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کے لئے تیار فرمائی تھی۔ جو آپ کی علالت کے باعث جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر نے پہلے روز کے تیسرے اجلاس میں مسجد اقصےٰ میں پڑھی اور اب باقساط شائع کی جا رہی ہے۔ (ایڈیٹر)

چند باتیں

جلسہ سالانہ پر ناظمان جلسہ نے اس عاجز کو یہ فرمائش کی۔ کہ ذکر حبیب کے سلسلہ میں حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اہلی اور مجلسی زندگی کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی اہلی اور مجلسی زندگی کے حالات بیان کروں۔ یہ مضمون بہت وسیع ہے۔ اس پر کئی ضخیم کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ مگر میں وقت کی گنجائش کے مطابق جو میرے لئے مقرر ہوا ہے اختصاراً صرف چند باتیں بیان کر سکوں گا۔

خلقہ القرآن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے سوال کیا تھا۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق کیسے تھے۔ تو اس مقدس بی بی نے کیا مختصر مگر جامع جواب دیا۔ فرمایا ان خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان القراٰن آپ کا اخلاق ہمہ تن قرآن تھا۔ یعنی آپ کے اخلاق قرآن شریف کا عملی جامہ پہنے ہوئے تھے۔ (ابوداؤد) قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انک لعلیٰ خلق عظیم۔ اے محمد بے شک آپ اخلاق کے بڑے اعلیٰ درجہ پر ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی عملی زندگی

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالہ سیرت مسیح موعودؑ کے دیباچہ میں کیا خوب فرمایا ہے۔ کہ "حقیقت الامر یہ ہے کہ ہمارے محبوب امام مہدی کی فطرت درست قدرت سے ایسی ہی بنائی گئی ہے۔ کہ آپ سے اضطراراً وہی افعال و اقوال سرزد ہوتے ہیں۔ جو آپ کے متبوع و مقتدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہوئے جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ قرآن شریف کو عمل میں لا کر دکھانے والے تھے۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے بھی قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق اپنی عملی زندگی گزار کر صحیح اخلاق و راست افعال کا ایک قابل تقلید نمونہ اس زمانہ میں قائم کر دیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نرم مزاج تھے۔ کسی کی توہین روا نہ رکھتے تھے۔ چھوٹے چھوٹے کاموں پر اظہار شکر فرماتے تھے۔ کسی کو بُرا نہ کہتے تھے۔ کھانا جیسا سامنے آتا کھا لیتے اپنے ذاتی معاملہ پر کبھی کسی پر غصہ نہ کرتے۔ نہ کسی سے انتقام لینے کے درپے ہوتے۔ گویا آپ میں رحم اور رأفت اور تواضع اور خاکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ سب کے ساتھ خندہ پیشانی نرم خوئی اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔ کوئی باہر کا آدمی اگر بے باکی سے گفتگو کرتا۔ تب بھی آپ تحمل فرماتے۔

حضور کی عادت تھی۔ کہ خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ کبھی کسی کو "تو" کے لفظ سے خطاب نہ کرتے تھے حضور کو گھر کا کوئی کام کرنے سے کبھی عار نہ تھی۔ کبھی ضرورت ہوتی۔ تو خود چارپائیاں بچھا لیتے۔ ان پر بستر کر دیتے۔ فرش کر لیتے۔ کبھی رات کے وقت اچانک بارش آ جاتی۔ تو چھوٹے بچوں کو نہ اٹھاتے۔ بلکہ ان کی چارپائیاں برآمدے میں کرا دیتے۔ ایک طرف سے چارپائی خود اٹھا لیتے۔ دوسری طرف سے کوئی اور اٹھا لیتا۔ اگر کوئی شخص بچوں کو جھنجھوڑ کر اٹھانے کی کوشش کرتا۔ تو منع کرتے۔ اور فرماتے۔ کہ اس طرح یک دم ہلانے اور چیخنے سے بچہ ڈر جاتا ہے۔ آہستہ سے آواز دے کر اٹھاؤ۔

قرآن شریف سے محبت

قرآن شریف کے ساتھ آپ کو کس قدر تعلق محبت تھا۔ یہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کی تصانیف میں قرآن شریف کے حوالجات اس کثرت سے ہوتے ہیں۔ کہ آپ کی تمام کتب قرآن شریف کی تفسیر اور تشریح سے بھری ہوئی ہیں۔ آپ کی عادت تھی۔ کہ جب کبھی کوئی مضمون لکھنا ہو۔ یا کوئی رسالہ یا کتاب تصنیف کرنی ہو۔ یا کوئی لیکچر تیار کرنا ہو۔ تو اسے لکھنا شروع کرنے سے پہلے ایک دفعہ سارا قرآن شریف عموماً علیحدگی میں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ اور جو جو آیات اس مضمون کے متعلق خیال مبارک میں معلوم ہوتی تھیں۔ ان کو نوٹ کر لیتے تھے۔ چنانچہ جب لاہور میں آپ کے آخری سفر میں یہ تجویز ہوئی۔ کہ لاہور میں حضور کا ایک لیکچر ہو تو حضور نے اپنے صبح اور شام کے سیر بھی بند کر دیئے اور اس لیکچر کے طیار کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو گئے اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم کے مکان کی کھلی چھت پر قرآن شریف اور کاغذ قلم دوات لے کر علیحدگی میں جا بیٹھے اور قرآن شریف پڑھنا شروع کیا اور لیکچر کے متعلق جو آیات معلوم ہوئیں ان کو نوٹ کر لیتے کسی کو اوپر جانے کی اجازت نہ تھی کئی دن تک یہی شغل رہا۔

شہادت کی موت

میرا خیال ہے۔ کہ وہی شدید دماغی محنت تھی جو آپ نے اس ضعیفی اور بڑھاپے کی حالت میں دین کی خاطر برداشت کی کہ آخر آپ کو اسہال اور دوران سر کے پرانے مرض کا دورہ ایسا شدید ہوا کہ آپ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔ اور چند گھنٹے بیمار رہ کر اور یہ کہتے ہوئے اے میرے پیارے اللہ اے میرے پیارے اللہ اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ میرا یقین ہے۔ کہ آپ کی وفات شہادت کی موت تھی۔ کیونکہ اللہ کی خاطر آپ نے اپنے آپ کو اس محنت میں ڈالا جو آپ کے وصال کا باعث بن گئی۔

غرض قرآن شریف سے آپ کو ایک خاص محبت اور بے نظیر تعلق تھا۔ فرماتے ہیں ؎

(۱) دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(۲) جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

(۳) حق فرستاد ایں کلام بے مثال
تا رسی در حضرت قدس و جلال

(ترجمہ) اللہ تعالےٰ نے یہ بے نظیر کلام اس واسطے بھیجا ہے۔ کہ تم اس کے ذریعہ خدائے پاک کے پاس پہنچ جاؤ۔

(۴) یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

دنیا کو متوجہ الی اللہ کرنا

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رات دن یہ دھن لگی رہتی تھی۔ کہ مخلوق کو خالق کی طرف متوجہ کریں۔ آپ نے مومنوں کو ایسی دعائیں سکھلائیں۔ کہ رات دن سوتے جاگتے کاروبار میں بازار میں گھروں میں۔ معاشرت میں ہر حالت میں انسان خدا کی طرف متوجہ رہے۔ اُسی پر اس کا توکل ہو۔ اُسی سے اس کو محبت ہو۔ اور اُسی کی طرف اس کا دھیان رہے۔ ایک یورپین مصنف نے حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق لکھا ہے۔

جب میں محمد کی کتاب قرآن کو پڑھتا ہوں تو اس میں اللہ کا نام اور ذکر اس کثرت سے پاتا ہوں۔ کہ مجھے یقین ہوتا ہے۔ کہ محمد اللہ کا عاشق تھا۔ بات بات میں وہ اللہ کا نام لاتا ہے۔ اور ہر نیکی اور ہر خوبی اور ہر برکت اور ہر رحمت اور ہر حسن کو اسی کی طرف منسوب کرتا ہے۔

یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کا تھا۔ آپ کی کوئی تصنیف کوئی تحریر کوئی تقریر کوئی اشتہار اس امر سے خالی نہیں ہوتا

کر پڑھنے والوں کو اس کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ اور کشش پیدا ہو۔ آپ کی نظموں میں سے چند اشعار اللہ تعالےٰ کی تحمید اور تمجید میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ کے ساتھ کس قدر عشق و محبت کا تعلق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی۔ دست در کار و دل بایار کی حقیقت کی حامل تھی۔ ہر وقت آپ کا خیال اور دھیان اللہ تعالےٰ کی طرف تھا۔ کلمہ شریفہ سبحان اللہ اکثر آپ کی زبان پر جاری رہتا تھا

اللہ تعالےٰ میں محویت

اللہ تعالےٰ کو خطاب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں ؎

(۱) ذاتِ پاکت بس است یار یکے
دل یکے جاں یکے نگار یکے

(ترجمہ) تیری پاک ذات۔ بس یہی ایک یار میرے لئے کافی ہے۔ ہمارا ایک ہی دل ہے۔ ایک جان ہے۔ پس ہمارا معشوق بھی ایک ہی ہے۔ اللہ

(۲) پھر فرمایا ؎

اے مبارک کسے کہ طالب اوست
فارغ از عمرو زید بارخ دوست
ہر کہ گیرد رہِ خدائے یگان
آن خدا بیش بس است در دو جہان

(ترجمہ) کیا ہی مبارک ہے وہ آدمی جو خدا کا طالب ہے۔ عمر اور زید وغیرہ سے فارغ ہو کر صرف اپنے دوست اللہ کی طرف متوجہ ہے۔ جو کوئی اس بے مثل ہستی خدا تعالےٰ کی راہ اختیار کرتا ہے۔ اس کے لئے دونوں جہان میں صرف وہ خدا ہی کافی ہے۔

(۳) کیا عاشقانہ کلام ہے فرمایا:۔

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا
اک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

(۴) خوبوں کے حسن میں بھی اُسی کا وہ نور ہے
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں

حسنِ معاشرت

معاشرت میں انسان کے اخلاق اس کے اس سلوک سے جانچے جاتے ہیں۔ جو وہ اپنے گھر میں اپنے اہل بیت سے برتتا ہے اس ضمن میں حکم قرآنی ظاہر ہے عاشروھن بالمعروف۔ ان کے ساتھ بھلائی کا برتاؤ اور سلوک کرو۔ اور اس کے ماتحت حضرت رحمۃ للعٰلمین کا فرمان ہے خیرکم خیرکم لاھلہ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے اچھا ہے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سلوک اپنے اہل بیت کے ساتھ حسن معاشرت کا ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔ اور اسی طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عامل تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت نہ تھی کہ وہ اپنے گھر والوں پر بات بات پر غصہ ہوں اور چڑیں۔ اور ناراضگی کا اظہار کریں۔ بلکہ ہر معاملہ میں عفو اور درگذر اور محبت سے کام لیتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے "فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورت کی برداشت کرنی چاہئیں" اور فرماتے تھے۔ "ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ اور یہ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکریہ یہ ہے۔ کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں"۔

ایک دفعہ جب چٹھی رسان منی آرڈر لیکر آیا۔ اور حضرت صاحب کے دروازہ پر جو مسجد کی چھوٹی سیڑھیوں کے اوپر ہے کھڑا ہو کر اس نے آواز دی کہ منی آرڈر لے لو۔ اندر سے حضرت ام المومنین نے جب اس کی آواز سنی تو ایک خادمہ کو بھیجا۔ کہ اس سے منی آرڈر لے آؤ۔ چٹھی رسان نے منی آرڈروں کے سب فارم اس خادمہ کے سپرد کر دیئے۔ اور اس انتظار میں وہاں کھڑا ہو گیا۔ کہ حسب معمول اندر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دستخط کر کے فارم بھیج دیں گے۔ تو میں اندر روپیہ بھیج دونگا جب دیر ہو گئی اور فارم نہ آئے تب حضرت صاحب خود باہر تشریف لائے جب آپ کو معلوم ہوا۔ کہ فارم بیوی صاحبہ کے پاس ہیں۔ تو انہوں نے انہیں کہا۔ کہ فارم ہمیں دے دو۔ چٹھی رسان انتظار کر رہا ہے۔ بیوی صاحبہ نے کہا ہم نہیں دیتے۔ تب آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ اور پھر فرمایا۔ کہ آپ نے فارم کیوں رکھ لئے ہیں۔ آپ ان کو کیا کریں گے۔ بیوی صاحبہ نے کہا۔ آپ ہر روز روپے منگوایا کرتے ہیں۔ آج ہم روپے منگوائیں گے۔ حضرت صاحب اس پر کچھ ناراض نہ ہوئے۔ نہ غصہ کا اظہار کیا۔ بلکہ خندہ پیشانی سے فرمایا۔ وہ تو روپیہ بغیر ہمارے دستخطوں کے نہیں دیگا لاؤ ہم دستخط کر دیتے ہیں۔ پھر آپ ہی روپیہ منگوا لیں۔ اس پر بیوی صاحبہ نے فارم دے دیئے۔ اور حضور نے اپنے دستخط کر کے فارم ان کے سپرد کر دیئے۔

ایک دفعہ کسی نے خیر خواہی سے عرض کیا۔ کہ بیوی صاحبہ اپنے زیورات کو بار بار تڑواتی اور نئی شکل میں بنواتی رہتی ہیں۔ اس طرح تو بہت نقصان ہوتا ہے۔ بہت سا حصہ زرگر ہی بیچ میں سے کھا جاتے ہیں۔ بیوی صاحبہ کو روکنا چاہئیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اُن کا مال ہے۔ اس میں وہ جو چاہیں کریں۔

عورتوں کے حقوق کی حفاظت

ایک دفعہ عورتوں کے متعلق کچھ تذکرہ تھا۔ کہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ نہیں کرنی چاہئیے۔ اور ان سے اپنے احکام سختی اور درشتی سے منوانے چاہئیں یا نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"ہمارے دوستوں کو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہئیے۔ جس سے عورتوں پر سختی ہو"

پھر فرمایا:۔ "میرا تو یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا۔ تو میں محسوس کرتا تھا۔ کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے۔ اور باینہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہ نکالا تھا۔ مگر اس کے بعد میں دیر تک استغفار کرتا رہا۔ اور بڑے خشوع وخضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے"۔

ایک دفعہ فرمایا۔ "شیعہ لوگ باغ فدک کے متعلق اعتراض اور جھگڑا کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہؓ کا حق تھا۔ اور خلفاء نے ناحق لے لیا۔ ہم نے ایسے بعد کے جھگڑوں سے بچنے کے واسطے اپنا باغ ابھی سے اپنے ورثاء میں تقسیم کر دیا ہے"۔

بچوں پر شفقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کو سزا دینے اور مارنے کے سخت مخالف تھے۔ جب میں قادیان ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ اس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول اس کچی عمارت میں تھا۔ جہاں آجکل مدرسہ احمدیہ ہے۔ تو حضور نے مجھے حکم دیا۔ کہ تمام استادوں کو حکم دیدو کہ کوئی بچوں کو نہ مارے چنانچہ میں نے ایک آرڈر جاری کر دیا مگر کسی استاد نے پھر بھی کسی بچے کو مارا جس کی اطلاع حضرت صاحب کو ہو گئی۔ تو حضور نے مجھے لکھ کر بھیجا۔ کہ سب استادوں کو اطلاع کر دو۔ کہ آئندہ جو استاد کسی بچے کو مارے گا۔ وہ موقوف کیا جائے گا۔ بارہا دیکھا گیا۔ کہ حضرت صاحب کسی امر پر ایسے برہم نہیں ہوتے تھے جیسے جب سن لیا کہ کسی نے بچے کو مارا ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ قادیان میں ایک دفعہ ایک بزرگ نے اپنے لڑکے کو تادیباً مارا تھا۔ حضرت صاحب کو جب اس امر کی خبر ہوئی۔ تو حضور بہت متاثر ہوئے۔ اور اس بزرگ کو بلا کر بڑی دردانگیز تقریر کی۔ فرمایا۔ میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بد مزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ فرمایا ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو۔ تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچے کو سزا دے۔ یا چشم نمائی کرے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی خود خواستہ لمبی عمر

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس بیان پر کہ "میں تو بحکم حدیث اپنے کو قبر میں پڑا ہؤا سمجھتا ہوں" میں نے لکھا تھا کہ:-
"خدا نے ان کو لمبی عمر دے کر "قبر میں" بھی اس امر کی حجت پوری کردی۔ کہ وہ اپنی منہ مانگی بد دعا کے مطابق "جھوٹے دغا باز۔ مفسد اور نافرمان" لوگوں میں سے ہیں۔ جن کو خدا "لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔" تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کرلیں"۔ (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی عمر بھر کی کوششوں کی یہ ناکامی صرف جماعت احمدیہ کے نزدیک ہی ناکامی و نامرادی نہیں۔ ان کے اپنے بھی ان کی اس نامرادی کا اظہار کر چکے ہیں"۔

اس کے بعد میں نے مولوی صاحب کی "مذہبی و سیاسی ناکامی" کا ایک ایک ثبوت مع حوالہ پیش کیا۔ مگر بجائے اس کے کہ مولوی صاحب میرے اس بیان سے کچھ فائدہ اٹھاتے اور اپنی عمر بھر کی کوششوں کی ناکامیوں سے عبرت حاصل کرکے توبہ کرتے۔ انہوں نے "تازہ اہلحدیث" ۲۲ مارچ میں بڑی خفگی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے:-

" او قادیانی ممبرو۔ کہتے ہوئے کچھ تو خیال کر لیا کرو۔ کہ ہم کیا کہتے ہیں۔ میرا جواب دیتے ہوئے ایسے کھسیانے کیوں ہو جاتے ہو۔ کہ تمہیں آگے پیچھے کی کچھ خبر ہی نہیں رہتی۔ اپنے اکبر العلماء مولوی سرور شاہ صاحب سے پوچھ کر بتاؤ۔ کہ اس حدیث کا مخاطب تمہارا خلیفہ بھی ہے یا نہیں۔ اگر ہے۔ تو اس کو بھی مردہ کہو گے۔ اور اگر نہیں ہے۔ تو خطاب رسالت سے باہر ہے؟ او بندگانِ خدا کہتے ہوئے خدا کا خوف دل میں نہ ہو۔ تو مخلوق سے تو شرم کیا کرو۔ پیغمبر اسلام علیہ السلام کی امت کہلا کر ان کی تعلیم میں تحریف نہ کیا کرو"۔

میرے بیان بالا میں تو کوئی ایسی بات نہ تھی۔ جو مولوی صاحب کی اتنی خفگی کا باعث ہوتی۔ پھر وہ کیوں اتنے ناراض ہوگئے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ میں نے مولوی صاحب کی "مذہبی و سیاسی ناکامی" کی جو دو مثالیں پیش کیں۔ ان کا جواب بجز اس کے ان کے پاس کچھ نہیں۔ کہ وہ گالی گلوچ پر اتر آئیں۔ نیز میری عبارت میں ایک حوالہ سے متعلقہ عبارت کو بھی وہ خوب سمجھ سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس کے جواب سے عاجز آکر پنجابی کی ایک مشہور مثل کے مطابق اور طرح بخار نکالنا شروع کر دیا۔

پس میں نے مولوی صاحب کو لمبی عمر پانے اور قبر میں ہونے پر جو توجہ دلائی۔ وہ اس بنا پر تھی۔ کہ انہوں نے خود "اہلحدیث" ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں صادق مدعی کے مقابل میں اپنے لئے یہ طریق فیصلہ پیش کیا تھا کہ جھوٹا اور کاذب مدعی صادق کی زندگی میں نہ مرے۔ بلکہ سچا پہلے مرے اور مولوی ثناء اللہ کو "لمبی عمر" دی جائے۔

اب جبکہ یہ خدائی فیصلہ اور مولوی صاحب کی منہ مانگی دعا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی زندہ رہ کر اپنی ناکامی و نامرادی کو سوفی صدی مشاہدہ کریں۔ تو اس میں ہمارا کیا قصور؟ اور ہم پر خفگی کیوں؟

مولوی صاحب! کیا یہ امر واقعہ اور آپ کا اقرار نہیں۔ کہ "میں باوجود حملہ قاتلانہ وغیرہ کے زندہ رہ کر قادیانی خدمت کر رہا ہوں"۔ (اہلحدیث ۲۲ مارچ)

پس جب آپ اتنے لمبے عرصہ سے سلسلہ احمدیہ کی پوری پوری مخالفت کرنے کے باوجود ناکام و نامراد رہے۔ اور سلسلہ احمدیہ مٹنے کی بجائے ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ تو معیار قرآنی انہ لا یفلح الظالمون (انعام ع ۳) کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور حقانیت میں جہاں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔ وہاں آپ کے ظالم ثابت ہونے میں بھی کوئی شک نہیں۔

غور فرمائیے کیا آپ نے اپنے اخبار "اہلحدیث" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ طریق فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے یہ طریق پیش نہیں کیا تھا۔ کہ
" خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کرلیں"۔ (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

پس آپ کو "لمبی عمر" دے کر آپ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت اسی آپ کے منہ مانگے فیصلہ کی بنا پر ہے۔ اور اسی کی طرف میں نے نہ صرف اشارہ کیا۔ بلکہ آپ کی عبارت بھی مع حوالہ پیش کی۔ لیکن مولوی صاحب بتائیے۔ کیا استاذی المعظم حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب یا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے بھی کہیں وہ طریق فیصلہ "لمبی عمر" پانے کا اپنی نسبت پیش فرمایا۔ جو اخبار "اہلحدیث" میں آپ نے پیش کیا؟ اگر نہیں۔ تو ان کا ذکر کرنا قیاس مع الفارق نہیں تو اور کیا ہے؟

پس آپ بتائیں۔ کہ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر "جھوٹے دغا باز۔ مفسد اور نافرمان" کو "لمبی عمر دیا جانا پیش کیا تھا۔ یا نہیں؟ اور جب آپ نے اس کے مطابق "لمبی عمر" پائی۔ تو آپ اپنے ہی پیش کردہ طریق فیصلہ کی رو سے کیا ٹھہرے؟ اور پھر یہ بھی بتائیں۔ کہ آپ کی "مذہبی اور سیاسی ناکامی" کے لئے میں نے اخبار "سیاست" لاہور اور "اہلحدیث" امرتسر سے جو دو ثبوت پیش کئے۔ کیا وہ حوالے غلط ہیں۔ اگر نہیں تو پھر آپ کی اس قدر خفگی چہ معنی دارد؟

(خاکسار سید احمد علی مبلغ از کراچی)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے دفتر دوم کے وعدوں کی میعاد میں توسیع

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال دفتر دوم کے وعدوں کی میعاد میں توسیع کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ "دفتر دوم کے متعلق چونکہ ہم نے نئے سرے سے ایک پانچہزاری فوج قائم کرنی ہے۔ اس لئے اسکی میعاد کو ابھی ختم نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کی بنیاد آہستہ آہستہ ایسے رنگ میں رکھدی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تبلیغی مشنوں کی جڑیں مضبوط کردی جائیں"۔

جماعت کے مخلصین نے "تحریک جدید" کے دور اول میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اب دور اول کا بارھواں سال ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جہاں دور اول کے مجاہدین انیس سال ختم کر چکیں۔ تو ان کی جگہ لینے کے لئے نئی پانچہزاری فوج میدان میں آجائے۔ تا قربانیوں کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ قربانیوں کا لامتناہی سلسلہ کسی قوم کی بقا اور ترقی کے لئے ازبس ضروری ہے۔ "جو شخص قربانیوں کے بند کئے جانے کا خیال بھی دل میں لاتا ہے۔ وہ ایمان کی حقیقت سے واقف نہیں"۔ مومن کے لئے تو قربانی میں بشاشت ہوتی ہے۔ چونکہ ایک بڑی تعداد ایسے احباب کی ہے۔ جن کو "تحریک جدید" کی ضرورت اور اسکی اہمیت کا علم ہی نہیں۔ اس وجہ سے وہ شامل نہیں ہو رہے۔ ان کو "تحریک جدید" کے فوائد سے واقف کرنا اور انہیں اس میں حصہ دار بننے کی تحریک کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت و نوازش دفتر دوم کی میعاد میں توسیع فرمادی ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اپنے قلم مبارک سے رقم فرمایا۔

" دفتر دوم کی مہلت ۳۱ مئی تک بڑھائی جاتی ہے"۔ پس ہر وہ شخص جو "تحریک جدید" کے جہاد میں اب تک شامل نہیں ہو سکا۔ وہ ۳۱ مئی تک شامل ہو سکتا ہے۔ کی میعاد ۳۱ مئی تک حضور نے منظور فرمائی ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ شامل ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام تبلیغ احمدیت

آگرہ

مکرمی محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری تبلیغ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں ویاں باغ میں جاکر دس ہندوؤں کو تبلیغ کی۔ اور ان کے مطالبہ پر ان کے لئے ہندی میں اسلامی لٹریچر مہیا کیا۔ آریوں کے ایک پنڈت صاحب سے تبادلہ خیالات کیا۔ اس ماہ مقامی احمدیوں سے چندہ جمع کرکے آٹھ غیر احمدیوں کے نام الفضل جاری کرایا گیا پہلے زیر تبلیغ افراد کے علاوہ چار آدمی اور کچھ دنوں سے زیر تبلیغ ہیں۔ احمدیہ لائبریری کھلنے سے کئی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں چھ چینی ترکستانیوں کو تبلیغ کی۔ جو تاجر ہیں انہوں نے قادیان جانے کا وعدہ کیا۔ ہندوؤں میں اور سکھوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

لاہور

مولوی عبد القادر صاحب مبلغ اپنی رپورٹ یکم تا ۲۴ مارچ میں لکھتے ہیں۔ علمبردہ اور توپخانہ میں سالانہ جلسے ہوئے علمبردار کے جلسہ میں مولوی محمد یار صاحب عارف گیانی واحد حسین صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں جلسہ کی صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے کی۔ سامعین کی تعداد چار پانچسو کے درمیان تھی۔ ۱۷ مارچ کو توپخانہ میں جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی محمد یار صاحب عارف۔ گیانی واحد حسین صاحب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا۔ قمر صاحب اجنالوی۔ خورشید احمد صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ جلسہ کی صدارت جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر نے کی۔ سامعین کی تعداد پانچسو کے قریب تھی۔ جن میں ہندو سکھ اور مسلمان شامل تھے۔

مسجد احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔

روزانہ نماز فجر کے بعد تفسیر کبیر کا درس دیا جاتا ہے۔ کچھ دوستوں نے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چک ۲۲ ضلع منٹگمری کا دورہ کیا۔ لاہور میں بیس معززین سے ملاقات کرکے انہیں تبلیغ کی۔ احمدی احباب سے سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کے وعدے لے رہا ہوں۔ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا کام بھی ہو رہا ہے

نگلہ (گھنو) (یو۔پی)

مولوی منظور احمد صاحب اپنی ۲۰ فروری لغایت ۱۲ مارچ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چھ مقامات کا دورہ کیا۔ اور پانچ معززین سے ملاقات کرکے انہیں تبلیغ کی ایک لیکچر دیا۔ تفسیر کبیر کا درس دیتا رہا۔

کانپور

مولوی محمد منور صاحب مبلغ اپنی رپورٹ ۱۰ لغایت ۱۶ مارچ میں لکھتے ہیں۔ چار معززین سے ملاقات کرکے انہیں تبلیغ کی۔ لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں لیکچر دیا۔ دو احباب کو قرآن مجید ناظرہ اور ایک کو باترجمہ پڑھایا۔

کراچی

سید احمد علی صاحب مبلغ ۸ لغایت ۱۵ مارچ کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں عرصہ زیر رپورٹ میں دو خطبات جمعہ اور ایک پبلک لیکچر دیا۔ ۱۶ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ تفسیر کبیر اور تبلیغ رسالت کا درس جاری رہا ۲۵ احمدیوں کو تبلیغ کیلئے مسائل سکھائے اور تقریر کی مشق کرائی لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں تقریر کی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

کوہاٹ

مکرم اعزاز اللہ صاحب اپنی تازہ ہفتہ وار رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ انفرادی طور پر مختلف دوستوں کو تبلیغ کی۔ اردو۔ فارسی۔ پشتو اور انگریزی میں ٹریکٹ تقسیم کئے ایک معزز غیر احمدی سے تبادلہ خیالات کیا۔ انہوں نے مرکز میں جاکر احمدیت کا اپنی آنکھوں سے مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔ سات معززین سے ملاقات کرکے انہیں تبلیغ کی۔ اور لٹریچر تحفۃً پیش کیا۔

ساتان کلم۔ کوٹار (جنوبی ہند)

مولوی عبد اللہ صاحب مبلغ یکم تا ۷ مارچ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں ایک تبلیغی لیکچر دیا۔ گیارہ معززین سے ملاقات کرکے انہیں تبلیغ کی۔ چھ احمدیوں کو تبلیغ سے متعلق مسائل سکھائے۔ ملاقات کے لئے آنے والے غیر احمدیوں سے تبلیغی گفتگو کرتا۔ اور ان کے سوالات کے جوابات دیتا رہا ۳۸۲ میل سفر کیا مولوی صاحب ۸ تا ۱۴ مارچ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ ایک تبلیغی لیکچر پالی گھاٹ میں دیا۔ ۱۹ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ تین درس دیئے ۱۶۷ میل کا سفر کیا۔

کنانور (مالابار)

مولوی احمد رشید صاحب مبلغ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خطبات جمعہ کے ذریعہ جماعت کی تربیت اور تنظیم کا کام کیا۔ ۴ فروری سے تاج محل ہاؤس (کنانور) میں ایک دینی مدرسہ جاری کیا۔ جس میں ۸ کے قریب طلباء دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں انفرادی تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک صاحب جو عربی کے عالم ہیں بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے:۔

جموں

مولوی محمد حسین صاحب یکم تا دس مارچ کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو احباب سے تبادلہ خیالات کیا۔ دو لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر دیئے ۵۲ احباب سے ملاقات کرکے انہیں تبلیغ کی۔ چھ درس دیئے۔ ۱۳ احمدی دوستوں کو تبلیغ کے لئے نوٹ لکھائے۔ الفضل کے خریداروں کی توسیع اور دیگر تحریکوں میں حصہ لینے کی جماعت کو تلقین کرتا رہا۔ ایک صاحب بیعت کرکے جماعت میں داخل ہوئے۔ ۷۰ میل سفر کیا۔

قطبال (ضلع کیمبلپور)

محمد عالم صاحب اپنی فروری کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس ماہ میں ۷۸ مسلمانوں۔ ۳۰ سکھوں اور ۶ ہندوؤں کو متواتر تبلیغ کی۔ پانچ تبلیغی خطوط لکھے۔ علاقہ کے ایک مشہور مولوی صاحب سے تین گھنٹہ تک مسئلہ وفات و حیات مسیح پر کامیاب تبادلہ خیالات کیا۔

بنگہ ضلع جالندھر

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ ۱۴ فروری تا یکم مارچ بذریعہ درس تقاریر و خطبات جماعت کی تربیت اور تنظیم میں کوشاں رہا۔ اور تبلیغ و تربیت سے متعلق مسائل سکھائے

درخواست دعا

(۱) مولوی مسیح الدین صاحب (پشاور) کچھ عرصہ سے آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں

(۲) چوہدری فضل احمد خان صاحب سگنل مین جبل پور ابن چوہدری نور احمد خان صاحب قادیان کو چوٹیں لگی ہیں

(۳) عبد الصادق صاحب متعلم الہ آباد یونیورسٹی بی۔ اے فائینل کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ نیز انکی صحت ٹھیک نہیں

سب کے لئے احباب دعا فرمائیں:

ہندوستان کی تاریخ میں ایک بہت بڑا انقلاب رونما ہونیوالا ہے

کمانڈر انچیف کا پیغام ہندوستانی فوج کے ہر افسر کے نام

جس نازک دور میں سے ہم اب گزرنے والے ہیں۔ اس کیلئے ہندوستانی فوج کو واضح اور متعین ہدایات دینے کی ضرورت ہے۔ اور وہ ہدایات یہ ہیں۔ کسی فوج کے فرائض میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہوتی ہیں۔

الف۔ حملہ آور کا مقابلہ کرنا

ب۔ اپنے ملک کی حدود میں امن کے قیام میں امداد دینا۔

ان میں سے پہلا فرض ادا ہو چکا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک اس فرض کی دوبارہ ادائیگی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ہندوستانی فوج کی شاندار ٹریڈیشنیں دنیا بھر میں شہرت رکھتی ہیں۔ اور آنے والی نسلیں ہندوستانی سپاہی کو دنیا کے سب سے اچھے جنگجو سپاہی کی حیثیت سے یاد رکھیں گی۔

دوسرے فرض کے بارے میں صورت حالات کیا ہے؟

ہندوستانی تاریخ میں ایک بہت بڑا واقعہ رونما ہونے والا ہے یعنی حکومت برطانیہ سے منتقل ہو کر ہندوستان کے ہاتھ میں آنے والی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ یہ ادل بدل پر امن طریقے سے ہو۔ اور نظم و ترتیب میں کم سے کم خلل واقع ہونے پائے۔ برطانیہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ ایک پُر امن ہندوستان ہندوستانیوں کے حوالے کیا جائے۔ اور ہندوستانیوں کا مقصد یہ ہے۔ کہ ایک پُر امن ہندوستان برطانیہ کے ہاتھوں سے لیا جائے۔ ہندوستان کے قوم پرستوں کی اس کے علاوہ اور کوئی خواہش نہیں ہو سکتی۔ جنہوں نے اپنے ملک کی آزادی کے لئے اتنی لمبی اور کٹھن جدو جہد کی ہے۔ اگر ان کی اس کے علاوہ کوئی اور خواہش ہو تو وہ اپنی کوششوں کا ثمرہ نہیں پا سکیں گے جو یہ ہے۔ کہ ایک آزاد مضبوط اور اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہونے کے قابل ہندوستان انہیں ملجائے

بدقسمتی سے ہندوستان میں بعض تفرقہ انگیز طاقتیں موجود ہیں۔ اور ایسے دور میں ان کا موجود ہونا طبعی امر ہے اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ کچھ گڑ بڑ رونما ہو اگر ایسا ہؤا۔ تو پولیس کا فرض ہو گا۔ کہ اس کی روک تھام کرے۔ لیکن اگر پولیس اس کام کو انجام نہ دے سکی تو پھر فوج کی امداد طلب کی جائے گی

اگر فوج امن و امان کے قیام کے لئے اپنے فرائض کی ادائیگی میں نا اہل اور ناقابل اعتماد ثابت ہونے کی وجہ سے اس وقت کی برسر اقتدار حکومت کے احکام بجالانے میں ناکام رہی۔ تو ملک کی اندرونی صورت حالات ابتر ہو جائیگی اندرونی ابتری ہر شخص کے لئے تکلیف مصیبت اور نقصان کا موجب ہو گی اور اس سے ترقی کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہو گی۔

"ملک کی حدود کے اندر امن و امان قائم رکھنے کے لئے اس کا آخری انحصار فوج پر ہی ہو گا۔"

وائسرائے نے دسمبر میں کلکتہ میں جو الفاظ کہے تھے۔ انہیں یاد کیجئے انہوں نے کہا تھا کہ "ہندوستان بہت بڑے بلکہ اپنی ساری تاریخ کے عظیم ترین واقعہ سے دوچار ہے"

ہندوستانی فوج کس طرح مدد دے سکتی ہے؟ (الف) اپنا ضبط و نظم اپنی قابلیت اور دلجمعی قائم رکھ کر۔ (ب) یہ بات پوری طرح ذہن نشین کر کے کہ اگر اس نے ایسا نہ کیا۔ تو ایک ایسی فوج نئے ہندوستان کے پلے پڑ جائے گی جو حملہ آور کا مقابلہ کرنے یا اندرونی امن و امان قائم رکھنے کے ناقابل ہو گی۔

(ج) تمام ہندوستانی افسر اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ اپنی عظیم فوج کے منظم نظم اور اس کی قابلیت کو نقصان پہنچانا ایک ہندوستانی مقولہ کے مطابق "اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنا" ہو گا۔ یا انگریزی محاورہ میں "پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کٹوانا ہو گا"

(د) ہندوستانی فوج کے تمام برطانوی افسر نے ہندوستان کی خدمات انجام دینے میں اس وفاداری کا ثبوت دیں جس وفاداری کا ثبوت پہلے زمانہ میں ان کے ہندوستانی ساتھیوں نے موجودہ ہندوستان کی خدمات بجا لانے میں دیا۔

غرض ہندوستانی فوج ایک ایسا ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ جس سے یہ امر یقینی ہو جائے۔ کہ ہندوستان کی تاریخ کا یہ عظیم دور امن و سکون کے ساتھ اور ہر طرف خیر سگالی کے جذبہ سے گزرے گا۔

لہذا مندرجہ ذیل باتوں کو نمایاں اور ممتاز حیثیت دیجئے۔

تمام افسر (ہندوستانی اور برطانوی) اپنا نظم و ضبط قائم رکھیں۔ اور اپنی صلاحیتیں برقرار رکھیں۔ اور جو حکومت بھی برسر اقتدار ہو۔ اُس کی وفاداری کی جائے۔

ہندوستانی افسر کسی ایسے فعل کے بارے میں چشم پوشی سے کام نہ لیں۔ جو ضبط و نظم۔ قابلیت اور حکومت وقت سے فوج کی وفاداری کو کم کرنے والا ہو۔

برطانوی افسر نئے ہندوستان کی خدمت اس وفاداری سے کریں۔ جس وفاداری سے پہلے زمانہ میں آپ کے ہندوستانی ساتھیوں نے موجودہ ہندوستان کی خدمت کی ہے۔ آپ کے ملک کی طرف سے نیز اس فوج کی طرف سے جس میں آپ شامل ہیں۔ آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ماضی میں آپ نے جو تجربہ اور علم حاصل کیا ہے۔ اس سے اپنے ہندوستانی ساتھیوں کو جو آپ کے جانشین بننے والے ہیں بےغرض اور خدمت کے جذبے کے تحت واقف کر دیں۔ تاکہ وہ اپنی باری آنے پر ہندوستانی فوج کی اس طرح سچی اور وفادارانہ خدمت کر سکیں۔ جس طرح آپ نے کی ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جس کی بدولت ہندوستانی فوج مشعل راہ کا کام دے سکتی ہے۔

(سی۔ جے۔ ای آکنلک جنرل)

مجاہدین احمدیت کے متعلق ضروری اعلان

انڈونیشیا کے مبلغین کی خیریت کے متعلق دوستوں کو وقتاً فوقتاً علم ہوتا رہا ہے۔ مگر ابھی تک ان کی آمد کے متعلق کوئی اطلاع نہیں آئی۔ ہاں تیار بیٹھے ہیں۔ ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا کی جائے۔ اسی طرح شیخ عبد الواحد صاحب مبلغ ایران کی تبلیغی جدو جہد اور امریکن مبلغین کے پاسپورٹ کے حصول کیلئے اور امریکہ کے مبلغ صوفی مطیع الرحمن صاحب کے لئے احباب دعا فرمائیں اور مشرقی افریقہ کے مبلغ شیخ مبارک احمد صاحب اور ان کی جدو جہد کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز مولوی محمد دین صاحب کا ابھی تک پتہ نہیں چلا۔ گورنمنٹ کی طرف سے اور ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے ان کا نام بچے ہوؤں کی فہرست میں آیا ہؤا ہے۔ اور اب بھی وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان کا نام ہے۔ مگر ابھی تک نہ مولوی صاحب کی طرف سے کوئی خط آیا ہے اور نہ کسی اور ذریعہ سے ان کے متعلق کوئی پتہ چلا ہے۔ احباب ان کے بخیریت ہونے اور بخیریت پہنچنے کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

ایکرٹری بیرونی مشن تحریک جدید

تصحیح اخبار الفضل جلد ۳۴ نمبر ۸۰ ۲-۷ اپریل ۱۹۴۶ء میں دفتر بیعت کا ضروری اعلان شائع ہؤا ہے۔ اوپر سے تیسری سطر میں جماعتیں کے ذریعہ" زائد شائع ہؤا ہے

جامعہ نصرت میں لڑکیوں کے داخلہ کے متعلق اعلان

ایسے احباب جن کی لڑکیوں نے امسال میٹرک یا مڈل کا امتحان دیا ہے۔ جس میں انہوں نے انگریزی اور حساب کے مضامین بھی لئے تھے۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اپنی لڑکیوں کو جلد جامعہ نصرت میں داخل فرمائیں۔ یکم اپریل سے داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ جامعہ نصرت میں دینی علوم اعلیٰ پیمانے پر پڑھائے جاتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ احباب اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی صاحبزادیوں کو دین کی عالمہ اور احمدیت کی خادمہ بنا کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ اور جلد جامعہ نصرت میں داخل کرائیں گے۔ (محمد دین مینیجر جامعہ نصرت قادیان)

سرگودھا۔ لائل پور۔ منٹگمری۔ ملتان کے اضلاع کی احمدیہ جماعتیں توجہ کریں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے آپ کو ایک نمونہ بنانے کے لئے سب سے پہلے اپنی جائیداد اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کی اور عہد کیا۔ جب سلسلہ کی طرف سے جائیداد کا مطالبہ کیا جائے گا۔ آپ اپنی جائیداد اسلام کی اشاعت کے لئے فوراً پیش فرما دیں گے۔

اس وقت تک جو جائیداد وقف ہو چکی ہے۔ اور جس کی تفصیل دفتر ہذا کو موصول ہو چکی ہے۔ اس کی مالیت ایک کروڑ پینتیس لاکھ روپیہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ:۔

"میں چاہتا ہوں۔ کہ اس تحریک کو کم سے کم پانچ کروڑ تک پہنچایا جائے۔ تا اگر کسی وقت دو فیصدی کا مطالبہ بھی کیا جائے۔ تو بھی آٹھ دس لاکھ روپیہ وصول ہو سکے۔"

سرگودھا۔ لائل پور۔ منٹگمری اور ملتان کی جماعتوں کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے فرمایا ہے۔ کہ ان جماعتوں سے اگر وقف توجہ کر کے لے جائیں۔ تو بہت جلد وقف جائیداد کا فنڈ دو کروڑ تک پہنچ سکتا ہے۔ جہاں سرگودھا۔ لائل پور۔ منٹگمری۔ ملتان کی جماعتیں اپنی جائیدادیں بہت جلد وقف کر کے اس فنڈ کو دو کروڑ تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ وہاں دوسرے اضلاع کی جماعتیں کوشش کر کے اس فنڈ کو پانچ کروڑ تک پہنچا دیں۔

(انچارج تحریک جدید)

فاستبقوا الخیرات

وصیت کا ۱/۱۰ حصہ کم از کم قربانی ہے۔ احباب کو اس قربانی میں ترقی کرنی چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو۔ ایک درجہ سے ترقی کر کے دوسرا درجہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بعض مخلصین اس طرف توجہ رکھتے ہیں چنانچہ لطیف احمد صاحب جبلپور سے لکھتے ہیں۔ مجھے اکتوبر سے جمعداری کے عہدہ پر ترقی دی گئی ہے۔ اس کے تشکرانہ میں اپنی وصیت ۱/۱۰ سے ۱/۸ حصہ کی کرتا ہوں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۸۸۹۵ منکہ ڈاکٹر نذیر احمد ریاض ولد ملک گل محمد قوم اعوان پیشہ واقف زندگی عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار الاؤنس پر ہے۔ جو مجھے صیغہ تحریک جدید کی طرف سے ۲۸/- روپے ماہوار ملتا ہے۔ میں اپنی اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد حکیم ڈاکٹر ملک نذیر احمد ریاض واقف زندگی۔ گواہ شد نور الدین واقف زندگی۔ گواہ شد ملک سیف اللہ واقف زندگی۔

۸۵۲۲ منکہ محمد عثمان ولد قادر بخش قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر تیس ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھیم پیٹر ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرے والد صاحب بفضل تعالےٰ حیات ہیں۔ اور میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ع۲۰ روپیہ تنخواہ اور ۱۱/۸/- روپے الاؤنس کل ۳۱/۸/- روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ہماری تنخواہ کی ترقی کا سوال اس وقت گورنمنٹ پنجاب کے زیر غور ہے۔ اس لئے جب تنخواہ میں ترقی ہو گی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور کمی بیشی کے متعلق بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع بھی دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد محمد عثمان پٹواری مال تحصیل قصور حال اسسٹنٹ دفتر قانونگو قصور۔ گواہ شد قادر بخش۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

۹۳۶۴ منکہ محمد ابوالوفاء (مالاباری) ولد مولوی موسیٰ صاحب قوم موپلا پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۲۳ نومبر ۱۹۴۲ء ساکن حال ساتان کلم ڈاکخانہ Satan Kulam ضلع Tinn Volly صوبہ مدراس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۳۵/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد محمد ابوالوفاء۔ گواہ شد عبداللہ مالاباری مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شد عبداللہ حافظ پریذیڈنٹ ساتان کلم۔

۹۲۶۰ منکہ محمد عبداللہ ولد شادی قوم بھمبرا لوہار۔ پیشہ لوہار عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن میانوالی۔ خانا نوالی ڈاکخانہ کھوکھر ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۶ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۴ کنال واقع موضع خانا نوالی میانوالی میں بلا شرکت غیری ہے۔ اس کی قیمت ۲۰۰۰/- روپے ہے۔ مکان کی قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اراضی مرہونہ ۲۴۰۰/- روپے ہے۔ جگہ سفیدہ و بھینس کی قیمت ۶۶۰/- روپے ہے۔ کل قیمت جائیداد ۶۰۰۰/- روپے ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد محمد عبداللہ ولد شادی۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر گواہ شد حاجی خدا بخش۔ گواہ شد مستری عبدالغنی۔

۸۴۰۵ منکہ عائشہ بیگم زوجہ چوہدری محمد یاسین صاحب قوم بھٹہ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ۸ ماشہ قیمتی ۵۵/- روپے۔ مندری ۴ ماشہ قیمتی ۲۰/- روپے۔ حق مہر ۳۰۰/- روپے بذمہ خاوند کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ عائشہ بیگم معرفت حکیم محمد صدیق صاحب حکیم طب جدید قادیان۔ گواہ شد حکیم محمد صدیق بھتیجا موصیہ۔ گواہ شد محمد یاسین خاوند موصیہ۔

۸۳۰۸ منکہ سردار بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب ڈنگوی قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالبرکات قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ اور نہ کوئی زیور ہے صرف حق مہر میں سے ۱۵۰/- روپے

اُردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں ۔۔۔ ۱
پیارے امام کی پیاری باتیں ۔۔۔ ۱
اسلامی اصول کی فلاسفی ۔۔۔ ۸
نماز مترجم بڑی سائز ۔۔۔ ۴
ملفوظات امام زمان ۔۔۔ ۴
ہر انسان کو ایک پیغام ۔۔۔ ۴
اہل اسلام کسطرح ترقی کر سکتے ہیں ۔۔۔ ۲
دونوں جہاں میں فلاح پانے کی راہ ۔۔۔ ۲
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات ۔۔۔ ۲
احمدیت سے متعلق پانچ سوالات ۔۔۔ ۲
مختلف تبلیغی رسالے ۔۔۔ ۴
۵

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائے گا ۸/۲ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائینگی

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

فروخت زمین

چار کنال زمین کا ایک پلاٹ محلہ دار البرکات شرقی میں قابل فروخت ہے۔ یہ جگہ ریلوے اسٹیشن قادیان کے قریب واقعہ ہے۔ چار کنال کے اکٹھے خریدار کو ترجیح دیجائیگی۔ تفصیلات اور قیمت کا فیصلہ کرنے کے لئے خاکسار سے خط وکتابت کی جائے۔

خاکسار شیخ محمد دین مبارک منزل قادیان

باقی مذمہ خاوند ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اور جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔ الامتہ سردار بیگم بقلم خود۔
گواہ شد شیخ محمد دین ڈنگوی بقلم خود
گواہ شد شیخ عبد الرحمٰن ڈنگوی بقلم خود۔

حمیدیہ فارمیسی قادیان

نسوانی گولیاں۔ مستورات کی جملہ مخصوص تکلیفوں کیلئے اکسیر ہیں۔ زیادتی بیقاعدگی۔ کمی خون۔ کمر درد۔ تھکان کا رہنا۔ سر کا چکرانا دل گھبرانا۔ بغرض تمام عوارضات لیکوریا کو بے حد مفید و بے نظیر چیز ہے۔
قیمت مکمل کورس ۸/۲
حمیدیہ فارمیسی قادیان

آپ کو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول کی تجویز فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی بفضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔
قیمت مکمل کورس ۱۲ روپے
ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان

اکسیر ذیابیطس

نہایت مفید اور بیش قیمت اجزاء کا مرکب ہے۔ دس روپے تولہ۔ خوراک ایک رتی۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

باجازت امور عامہ

جائداد کی خرید وفروخت کے متعلق مجھ سے خط وکتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ
قریشی منزل دار العلوم قادیان

بجلی کے پنکھے کرایہ پر

قادیان کے احباب کی سہولت کے لئے ہم نے میک ورکس کے نئے اور پائیدار بجلی کے پنکھے ماہوار کرایہ پر دینے کا بندوبست کیا ہے۔ تپش اور گرمیوں کی گھبراہٹ سے محفوظ ہونے کے لئے آج ہی اپنا پنکھا ریزرو کروالیں۔

اس کے علاوہ

بجلی کا سامان ہم سے طلب کریں۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کی ادویات اور پیٹنٹ انگریزی ادویات اصغر علی محمد علی لکھنؤ کے عطریات کی ایجنسی ہمارے پاس ہے۔

جنرل سپلائی سٹورز قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی یکم اپریل۔ آج برطانوی مشن کے ممبر سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ہندوستان میں ایسا ہی آئین نافذ کیا جائے گا۔ جسے تمام پارٹیاں پسند کرتی ہوں۔ اس سلسلے میں جن لیڈروں اور جماعتوں سے صلاح مشورہ کرنا ضروری ہوگا۔ ان سے بات چیت جاری رہے گی۔ جن لیڈروں سے ملنا ضروری ہے۔ ان سے تفاصیل پہ بحث کی جائے گی۔ درمیانی عرصہ میں مشن اپنے پرانے دوستوں سے غیر رسمی ملاقاتیں کرے گا۔

کراچی۔ یکم اپریل۔ آج گورنر سندھ نے اسمبلی کا سیشن غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ اس سے پہلے یہ اعلان کیا گیا کہ پیرزادہ عبدالستار کو چھٹے وزیر کے طور پر ہدایت اللہ کابینہ میں لے لیا گیا ہے۔ مسٹر علی اکبر شاہ (مسلم لیگ) نے سپیکر کے آگے جھکنے کے رواج پر اعتراض کیا۔ اور کہا کہ یہ رواج اسلام کے خلاف ہے۔ سپیکر نے کہا کہ وہ اس معاملہ میں علماء سے مشورہ کریں گے۔ اور اس کے بعد رولنگ دیں گے۔

لاہور یکم اپریل۔ پنجاب کولیشن وزارت کی پہلی میٹنگ آج منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں تھوڑی تنخواہ لینے والے سرکاری ملازموں کی ترقی کے مسئلہ پر غور و خوض کیا گیا۔ گورنر پنجاب کے عہدہ کی میعاد ۸ اپریل کو ختم ہو جائے گی۔ اور آپ اسی روز لاہور سے روانہ ہو جائیں گے۔

قاہرہ یکم اپریل سے برطانوی سفیر سر رونلڈ کیمبل نے معاہدہ برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدہ ۱۹۳۶ء پر نظر ثانی کے لئے ابتدائی گفت و شنید کا آغاز کر دیا۔ اور اس سلسلہ میں وزیر اعظم مصر سے ملاقات کی۔ گفت و شنید ۳ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس گفت و شنید میں مصر کے اس مطالبہ پر بحث کی جائیگی کہ مصر سے برطانوی فوج ہٹائی جائے۔ اور وادی نیل کو متحد کر دیا جائے۔

نیویارک یکم اپریل۔ سافٹ کوئلہ کی کانوں سے ۷ لاکھ مزدوروں نے آج امریکہ بھر میں ہڑتال کر دی ہے۔ کیونکہ کانوں کے مالکوں نے ان کی یہ تجویز نامنظور کر دی تھی۔ کہ مزدوروں کی صحت اور بہبودی کے فنڈ میں مالکان دس فیصدی حصہ دیں۔

لاہور یکم اپریل۔ ضلع انبالہ میں طاعون پھیل رہا ہے۔ طاعون شروع ہونے کے بعد مختلف علاقوں میں ۱۰۰ سے زاید کیس ہو چکے ہیں۔ اور ۵۰ کے قریب اموات ہو چکی ہیں۔

لنڈن یکم اپریل۔ فیلڈ مارشل گورٹ جنکی عمر ۵۹ سال تھی۔ کل طویل علالت کے بعد جہان فانی سے چل بسے۔ فیلڈ مارشل گورٹ دوسری جنگ عظیم میں فرانس میں برطانیہ کی مہماتی فوج کے کمانڈر تھے۔ اور اس فوج کو نہایت کامیابی سے نکال لائے تھے۔

سنگاپور۔ یکم اپریل۔ آج سنگاپور میں سول نظم و نسق جاری ہو گیا ہے۔ سر کینتھ بارک نے سپریم کمانڈ کی نمائندگی کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ آج سنگاپور میں فوجی نظم و نسق ختم ہو گیا ہے

دہلی یکم اپریل۔ احرار اور جمعیت العلماء کے لیڈروں نے دو روزہ بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ غیر لیگی مسلمانوں کا ایک متحدہ محاذ قائم کیا جائے

لنڈن ۳۱ مارچ۔ حکومت برطانیہ نے ازراہ خسروانہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو لوگ جنوبی مشرقی ایشیاء کے برطانوی علاقہ میں دشمن کے ساتھ اتحاد عمل کا سلسلہ جاری رکھنے کے مجرم ہیں۔ اور جن کے خلاف سفاکی کا الزام نہیں۔ اب ان کے خلاف کوئی مقدمہ نہ چلایا جائے گا۔ جن لوگوں کے خلاف یہ الزام ہے کہ انہوں نے دشمن کا جاسوس بن کر دشمن کے لئے سفاکی اور قتل و غارت کی وجہ پیدا کی وہ اس استثناء کی ذیل میں نہیں آئیں گے۔ جس قسم کے مقدمات کے متعلق حکومت نے اس قسم خسروانہ کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر ان میں حکم سزا صادر ہو چکا ہے تو اس صورت میں ایسے تمام سزا یافتہ

مجرموں کو رہا کر دیا جائے گا۔

نیو یارک ۳۱ مارچ۔ سوویٹ روس نے آج جمعیت اتحاد امم کو مطلع کیا ہے۔ کہ جمعیت کے انتظامی امور اور دیگر مصارف کے سلسلے میں جو رقم سوویٹ روس کے حصے آتی تھی۔ اسے ادا کر دیا گیا ہے۔ یہ رقم ۱۷ لاکھ ۲۳ ہزار ڈالر ہے۔

سکھر یکم اپریل۔ سپیشل ٹریبونل نے محبت کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ ملزم حروں کی اس ٹولی کا سردار تھا جس نے مسٹر اللہ بخش (سابق وزیر اعظم) کو قتل کیا تھا۔

کولمبو ۳۱ مارچ۔ لنکا میں تھوریم کی کان دریافت ہوئی ہے۔ معدنیات کے ماہر اس کا جائزہ لے رہے ہیں۔ یہ دھات ایٹم بم میں استعمال ہوتی ہے۔ اسے یورانیم میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ تھوریم ہندوستان کی کانوں میں موجود ہے۔

نئی دہلی۔ یکم اپریل آج وزارتی مشن کے رکن سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک پریس کانفرنس میں یہ رائے ظاہر کی۔ کہ اگر ہندوستان کے مختلف سیاسی عناصر میں مفاہمت نہ ہو سکی۔ تو ہندوستانی مسئلہ کو بین الاقوامی ثالثی سے اچھی طرح سلجھایا جا سکے گا۔

لنڈن یکم اپریل۔ نیو یارک ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکی روسی کمیٹی نے کوریا کی قومی حکومت کی بحالی کا اعلان کر دیا ہے۔

بمبئی یکم اپریل۔ کل مسٹر گاندھی بمبئی پہنچے اچھوتوں نے مسٹر گاندھی کے خلاف مظاہرے کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ مسٹر گاندھی کی قیام گاہ کے سامنے ہزاروں اچھوت جمع ہو گئے۔ سیاہ جھنڈیاں ہاتھوں میں لئے ہوئے نفرت آمیز نعرے لگاتے۔ قیام گاہ پر خشت باری کی گئی۔ اور مسٹر گاندھی کی آمد سے پیشتر مکان کو آگ لگانے کی کوشش بھی کی گئی۔ مگر اس بستی کے رہنے والوں اور رضاکاروں نے اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ پتھراؤ سے دو رضاکار زخمی ہوئے۔

آرہ یکم اپریل۔ آرہ سے آتشزدگی کی ایک ہولناک اطلاع موصول ہوئی ہے اس آتشزدگی سے ہریجنوں کا ایک مکمل گاؤں نذر آتش ہو گیا۔ اس سانحہ کی تفصیلات یہ ہیں۔ کہ کسی نے بیڑی یا کم اسے بجھائے بغیر ایک جھونپڑے میں پھینک دیا۔ دیہاتیوں کو اتنا موقعہ بھی نہ ملا۔ کہ وہ اپنی چیزیں اور قیمتی سامان اپنے مکانات سے باہر نکال سکتے۔

برلن یکم اپریل۔ مقبوضہ جرمنی کے برٹش ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ کئی مہینہ کی لگاتار جدوجہد کے بعد برٹش امریکن جاسوس ایک وسیع خفیہ جرمن آرگنائزیشن کا سراغ لگانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ تحریک ہٹلر یوتھ لیگ کے ممبروں نے چلائی۔ اس میں جرمن لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ اس وقت تک ایک ہزار گرفتاریاں کی جا چکی ہیں۔ روسی اور فرانسیسی مقبوضہ جرمنی میں اس تحریک کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اس کے کچھ مرکز آسٹریلیا میں بھی پائے گئے تھے

نئی دہلی یکم مارچ۔ مسٹر محمد علی جناح نے بنگال اسمبلی کے انتخابات میں مسلم لیگ کی شاندار فتح پر بنگال پراونشل مسلم لیگ کے صدر کو لکھا ہے۔ بنگال اسمبلی کے انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی اور شاندار فتح پر آپ لوگوں اور مسلمانان بنگال کو ہدیہ مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آپ نے ۹۵ فیصدی نشستوں پر قبضہ کر کے یہ ثابت کر دیا کہ مسلمانان بنگال پاکستان کے حامی ہیں۔ میری طرف سے اس کامیابی پر تمام مسلمانوں مسلم لیگ کے لیڈروں